10-10-2020

Asif Rashid

Assist. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع - قصیدے کی تکنیک

Topic - ~~Qasid~~ Qaside Ki takneek

BA (H) - PART I

Scanned with CamScanner

قصیدہ کی تکنیک

ہر صنف سخن کی طرح قصیدے کی بھی ایک تکنیک ہے۔ یہی تکنیک اسے دوسرے صنف سے مختلف بناتا ہے۔ فن کے لحاظ سے یہ ایک بیانیہ شاعری ہے جس کا بیان مدح و ذم کے ساتھ مخصوص ہے۔

کسی بھی مکمل قصیدے کے چار تکنیکی حصے ہوتے ہیں۔

(1) تشبیب (2) گریز (3) مدح (4) عرض مدعا دعا

تشبیب۔ اسے تشبیب یا مطلع بھی کہتے ہیں۔ یہ عربی کے الفاظ ہیں۔ قصیدے کا آغاز تشبیب سے ہوتا ہے۔ اسی لیے تشبیب کو بھی مطلع کہا جاتا ہے۔ تشبیب کے لغوی معنی "ایام شباب کا ذکر کرنا، لہو الہوس کی باتیں کرنا، عورتوں سے گفتگو کرنا وغیرہ ہے۔

لسان العرب میں اس کی تعریف یوں ہے۔

وہ شعر کی تشبیب کا مطلب آغاز کلام میں عورتوں کا

ذکر کرنا، آتش جدائی، اور اس کو شعلہ زن کرنا بھی ہے۔"

اس میں چونکہ تمام عشق و محبت کے ذریعے عشق کے جذبات کو ابھارا جاتا
ہے۔ ممدوح کے معشوق اور ہوس کو ہوا دینا ہے اور اس میں محبوب کے
حسن و جمال کے متعلق باتیں ہوتی ہیں اس لیے اسے تشبیب کہتے ہیں۔
لیکن بعد میں وہ تفریق باقی نہیں رہی بلکہ تشبیب قصیدے کے اجزائے
ترکیبی میں سے ایک کا نام پڑ گیا جو قصیدے کے شروع میں ہوتا ہے۔
تشبیب میں عشقیہ مضامین کی بھی تخصیص نہیں رہی بلکہ اس میں ہر
قسم کے خیالات در آئے۔ تشبیب کے موضوعات اور ان
میں عہد بہ عہد تبدیلیوں کے متعلق قصیدے کے موضوعات طے پائے۔
قصیدے کا موضوع اس کی تشبیب کے موضوع سے جانا جاتا ہے۔
تشبیب قصیدے کی جان ہے۔ یہ جتنی انوکھی، اچھوتی اور دلکش
ہوگی قصیدہ بھی اتنا ہی عمدہ اور دلکش ہوگا۔ گو یہ جزو قصیدہ
ہے لیکن اس کی اہمیت کل کی ہے۔

تشبیب کا موضوع دراصل قصیدے کا موضوع ہے۔ موضوع کی مناسبت

میں اسے موسم بھی کیا جاتا ہے مثلاً بہاریہ، رندانہ، حزنیہ

اور منظریہ وغیرہ۔

تشبیب کا مطلع اپنی ہیئت میں غزل کی طرح ہی ہوتا ہے۔ تشبیب

میں ایک بار اس سے زیادہ مطلع کہنے کا چلن بھی رہا ہے۔ تشبیب کے مضامین

کا ممدوح کی حیثیت سے مطابقت رکھنا ضروری ہے۔ تشبیب کے مضامین

میں تضاد نہیں ہونا چاہیے۔

قصیدے کے لئے تشبیب ضروری نہیں ہے پھر بھی ضروری ہے کیونکہ

تمہید ان دنوں زندگی کا خاص تھا اور آج بھی اس کا اثر ونفوذ

ہماری زندگی میں موجود ہے۔

گریز۔ گریز کے معنی کسی چیز سے ~~پرہیز~~ دوری کرنا یا اس سے

کترانا ہے۔ چونکہ قصیدہ گو اس کے ذریعے مدح کی طرف

Scanned with CamScanner

گریز کرتا ہے اس لیے بنیادی معنی سے مطابقت ظاہر ہے۔ تشبیب اور مدح کے درمیان گریز ہی ربط پیدا کرتی ہے۔

صرف قصیدہ کی اصطلاح میں گریز، اس حصہ کو کہتے ہیں جو تشبیب کے بعد آتا ہے۔ اس میں قصیدہ گو کسی انوکھے طریقے کے ذریعے گریز کر کے ممدوح کا ذکر چھیڑتا ہے۔ اس کے ختم ہوتے ہی مدح شروع ہو جاتی ہے۔

گریز میں قصیدہ نگار کو بڑی فنکاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ کامیاب گریز وہ ہوتا ہے جس میں یہ احساس ہو کہ شاعر قصداً مدح کی طرف نہیں آتا بلکہ بات میں بات نکل آتی ہو۔ قصیدہ گو ممدوح اور سامع دونوں کو تشبیب کی گوناگوں کیفیات سے سحر کر دیتا ہے پھر اپنی گریز کے ذریعے مدح کی زمین میں لے آتا ہے۔ اس طرح نازک اور دلکش فنکاری سے ممدوح کو مسحور کر دیتا

ہے۔ اس کی اس ٹیکنک سے سامع بھی متاثر ہوتا ہے۔ سامع کو

باآسانی معلوم نہیں ہوتا کہ کب گریز ختم ہو چکی اور کب مدح شروع

ہو گئی یا پھر گریز تشبیب و مدح کے درمیان فن کار سے اس طرح

چسپاں کی جاتی ہے کہ قاری ایک نشاط انگیز لذت سے آشنا ہو کر

مدح سننا شروع کر دیتا ہے۔

مدح — مدح کے لغوی معنی تعریف کے ہیں — ~~لغوی~~ اصطلاح

میں یہ قصیدہ کا وہ حصہ ہے جس میں شاعر ممدوح کی مدح بیان

کرتا ہے۔ مدح قصیدے کی شہ نشین ہے۔ مدح کا میدان

بہت وسیع ہے۔ قصیدہ گو جس کی تعریف کرنا چاہے

کر سکتا ہے ~~بھی~~ بشرطیکہ وہ ممدوح کی حیثیت سے

مناسبت رکھتا ہو۔

مدح بالعموم ممدوح کے جاہ و جلال، زر و دولت، عظمت
و بزرگی، شجاعت و دلیری، عدل و انصاف، خدا ترسی،
عفت و پاکدامنی، قناعت و راستبازی، سخاوت و فیاضی،
علمیت و قابلیت، عبادت و ریاضت، حمیت و خودداری
وغیرہ کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ممدوح کے
ساز و سامان وغیرہ کی بھی تعریف کی جاتی ہے۔ اس میں ممدوح
کے حسن و جمال کی تعریف بھی کی جاتی ہے۔

مدح میں ان چیزوں کا خیال لازمی ہے کہ جس کی مدح کی جائے
وہ اس کے قابل ہو۔ مدح میں جو کہا جائے سچ کہا جائے۔
مدحیہ اوصاف اس انداز سے بیان کئے جائیں کہ جذبات
کو تحریک ہو۔

مدح کا حصہ افادی نقطہ نظر سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

Scanned with CamScanner

عرضِ مطلب و دعا — مدح کے بعد عرضِ مدعا یا عرضِ مطلب کی

منزل آتی ہے — اس میں قصیدہ گو عرضِ مدعا کرتا ہے اور

شاہ کو دعا اور اس کے دشمنوں کو بد دعا دیتے ہوئے کلام کو

خاتمے تک پہنچاتا ہے۔

ٹکڑا یہ حصہ مختصر ہوتا ہے — یہ بھی قصیدہ گو کے لئے ایک دشوار

گذار منزل ہے۔ شاعر کو یہ خیال رکھنا پڑتا ہے کہ عرضِ مدعا

سے ممدوح کی طبیعت مکدر نہ ہونے پائے — اس کی پیشکش

میں فی الوسع نادر اور انوکھا انداز برتتا ہے، اپنے مطلب

کو بڑے فنکارانہ اور صفائی سے پیش کرتا ہے تاکہ ممدوح زیادہ

سے زیادہ الطاف و اکرام سے نوازے۔

عرضِ مدعا قصیدہ کا لازمی جز نہیں ہے — بہت سے شعرا

Scanned with CamScanner

نے اسے نظر انداز کیا ہے۔

اس میں سلاطین دارا کو دعا دیتے ہیں۔ جدت و ندرت
کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اکثر ممدوح کو دعا اور دشمنوں کو بددعا
دیتے ہوئے قصیدہ کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔